



سوال

(64) عیسائیوں سے میل جول کے بارے میں چند اہم سوالات

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم لوگ آسٹریلیا میں رہتے ہیں اور یہ ملک سیکولر اور لادینی ہونے کا مدعی ہے۔ یہاں ہر مذہب والوں کو کسی بھی قسم کا عقیدہ رکھنے کی آزادی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم دیکھتے ہیں کہ یہاں کے ذرائع ابلاغ یعنی ریڈیو اور ٹی وی پر عیسائیوں اور یہودیوں کا تسلط ہے۔ کوئی بھی شخص اگر غور کرے تو یہ چیز واضح طور پر نظر آئے گی۔ یہاں مسلمانوں کی تعداد کل آبادی کا بیسواں حصہ (۲۳) ہے۔ ہم مسلمانوں کو بسا اوقات ان کے مراکز اور عبادت گاہوں میں جانا پڑتا ہے۔ کبھی کبھی کسی غیر مسلم دوست یا افسر کے جنازہ میں بھی جانا پڑتا ہے کیونکہ ڈیوٹی کے حالات اور ذمہ داریوں کا تقاضا ہوتا ہے۔ بسا اوقات کوئی غیر مسلم ہمارے گھر آتا ہے اور ہمارے ساتھ کھانا کھانے میں شریک ہو جاتا ہے۔ بلکہ بسا اوقات تو وہ یہ خواہش ظاہر کرتے ہیں کہ وہ مسجد کے اندر سے گھوم پھر کر دیکھنا چاہتے ہیں۔ (ظاہر ہے کہ وہ اسلامی آداب کا لحاظ کرتے ہوئے مسجد میں آئیں گے۔ مثلاً جوتے اتار کر داخل ہوں گے اور عورتیں سر ڈھانپ کر آئیں گی) لہذا ارشاد فرمائیے کہ مندرجہ ذیل امور میں شرعی طور پر کیا حکم ہے؟

(۱) ہمارا ان کے گھروں میں داخل ہونا۔

(۲) ہمارا ان کے مذہبی کاموں میں حاضر ہونا۔

(۳) تجارت وغیرہ کے معاملات میں ان کے ساتھ شریک ہونا۔

(۴) ان کا ہمارے گھروں میں داخل ہونا۔

(۵) ان کا ہماری عبادت گاہوں میں داخل ہونا۔

(۶) کیا وہ ہماری مسجدوں میں تقریر کر سکتے ہیں؟

(۷) کیا وہ ہماری تقریبات میں مسجد سے باہر لیکچر ہال میں تقریر کر سکتے ہیں؟

(۸) کیا یہ جائز ہے کہ ہم یہودیوں اور نصاریٰ کے ساتھ ایک عام اجتماع میں شریک ہوں جسے حکومت آسٹریلیا یا حکومت کا کوئی ادارہ منعقد کرتا ہے اور کوئی ایک خاص موضوع متعین کیا جاتا ہے جس پر ہر مقرر اپنے مذہب کی روشنی میں تقریر کرتا ہے۔ مثلاً ”مذہب میں امن و سلامتی“ ”مذہب میں رحمت کا تصور“ اور ”مذہب میں عبادت کا مطلب“ وغیرہ۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد!

- (۱) آپ تالیف قلب کیلئے، وعظ نصیحت کے لئے اور دوسرے دینی مصالح کے پیش نظر ان کے گھروں میں جاسکتے ہیں۔ محبت اور ولاء کے جذبات کے تحت نہیں جاسکتے۔
- (۲) ان کے مذہبی رسم و رواج میں شریک ہونا جائز نہیں، کیونکہ اس سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ ہم انہیں صحیح سمجھتے ہیں اور ان کا احترام کرتے ہیں اس کے علاوہ اس سے ان کی مذہبی تقریبات کی رونق بڑھتی ہے، جو درست نہیں۔
- (۳) جائز تجارتی معاملات میں ان کے ساتھ شریک ہونا جائز ہے جب کہ مسلمان کو خطرہ نہ ہو کہ وہ ان کے ناجائز تجارتی معاملات میں شریک ہو جائے گا، مثلاً سود، جو اور بیع غرر اور دھوکا فریب وغیرہ۔ لیکن تجارت میں ان کے ساتھ شریک ہونے سے پرہیز کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ اس طرح ہم شکوک و شبہات اور حرام کے ارتکاب کے خطرہ سے محفوظ رہیں گے۔
- (۴) ہم انہیں اپنے گھروں میں آنے کی اجازت دے سکتے ہیں، بشرطیکہ فتنہ کا احتمال نہ اور اہل خانہ کی عزت و آبرو کو کوئی خطرہ نہ ہو اور یہ اس وقت جائز ہے جب انہیں وعظ و نصیحت کرنا اور انہیں اسلام کی طرف راغب کرنا مقصود ہو۔ امید کی جاسکتی ہے کہ وہ مسلمانوں کے حسن سلوک اور ملاقات کے آداب کی پابندی کے مظاہر کو دیکھ کر اسلام کی وسعت نظری سے متاثر ہوں اور اسلام قبول کر لیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَا يَشْكُرُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوا فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ مَنْ دِيَارِهِمْ أَنْ تَنْبَرُوا لَهُمْ وَتَقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْقَاسِطِينَ إِثْمًا يَبْنِيكُمْ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوا فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ
وَقَاتِلُوا عَلَىٰ إِخْرَاجِكُمْ أَنْ تُولَوْا لَهُمْ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ

”جن لوگوں نے تم سے دین کی بنیاد پر جنگ کی اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا، اللہ تعالیٰ تمہیں ان کیساتھ نیکی اور انصاف (کا سلوک) کرنے سے نہیں روکتا۔ اللہ تو انصاف کرنے والوں کے ساتھ محبت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں صرف ان لوگوں سے دوستی کرنے سے روکتا ہے جنہوں نے تم سے دین کی بنیاد پر جنگ کی اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکال دیا اور تمہارے نکلنے پر (نکلنے والوں سے) تعاون کیا۔ جو ان سے دوستی کریں گے وہی (لوگ) ظالم ہیں۔“

(۵) وہ مسجد حرام میں داخل ہو سکتے ہیں نہ حرم مکہ کی حدود میں داخل ہو سکتے ہیں، مسلمانوں کے لئے جائز نہیں کہ انہیں وہاں آنے دیں۔ اس کے علاوہ جو مقامات عبادت کیلئے بنائے گئے ہیں، وہاں وہ وعظ اور اسلامی لیکچر سننے کے لئے آسکتے ہیں، شائد اللہ تعالیٰ ان کے دل میں بہاری محبت پیدا فرمادے اور ان کے دل نرم ہو جائیں (اور انہیں توبہ کی توفیق مل جائے) اور اللہ ان کی توبہ قبول فرمائے۔ اللہ تعالیٰ یقیناً مغفرت کرنے والا مہربان ہے۔

(۶) انہیں مسلمانوں کی مسجدوں میں تقریر کرنے یا لیکچر دینے کی اجازت نہیں دینی چاہئے، کیونکہ اس بات کا خطرہ موجود ہے کہ وہ (عوام کے ذہنوں میں اسلام کے متعلق) شکوک و شبہات پیدا کریں گے اور اللہ کے دین کو غلط رنگ میں پیش کریں گے یا حاضری کی نظر میں ان کا مقام بن جائے گا جس کی وجہ سے بہت سے فتنے پیش آسکتے ہیں اور بڑی خرابی پیدا ہو سکتی ہے۔ انہی اسباب کی بنا پر خاص مسلمانوں کے جلسوں اور اجتماعات میں ان کی تقریر یا لیکچر کا بھی یہی حکم ہے۔

(۷-۸) حکومت نے عوام کے جو اجتماع کے جو مقامات بنائے ہیں اور وہ مناظرات یا علمی مجالس اور مذہبی معاملات پر تقریر کرنے کے لئے ان کا انتظام کرتی ہے، ان مقامات میں ہم غیر مسلموں کے ساتھ جمع ہو سکتے ہیں، بشرطیکہ جو مسلمان عالم ان اجتماعات میں شریک ہو وہ اسلام کے عقائد ارکان اور آداب بیان کرے اور دوسرے مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد اسلام کے متعلق جو شبہات پیش کریں وہ (عالم) ان کا جواب دے اور وہ (لوگ) جن تقریروں میں اسلام کو غلط رنگ میں پیش کریں، ان کی تردید کرے اور اس کے علاوہ حق کی تائید اور دفاع کے لئے مناسب اقدامات کرے۔ لیکن جو مسلمان دین سے ناواقف ہے یا ان نے مناسب تیاری نہیں کی یا اسکی فخری سطح اتنی بلند نہیں یا دین کے متعلق نا کافی معلومات رکھتا ہے، اسے اس قسم کے اجتماعات میں شریک نہیں ہونا چاہئے۔ تاکہ وہ فتنوں سے محفوظ رہے اور دین کے متعلق شکوک و شبہات کا شکار نہ ہو جائے۔

وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ



الجنة الدائمة - ركن : عبد اللہ بن قعود، عبد اللہ بن غديان، نائب صدر : عبد الرزاق عفيفي، صدر عبد العزيز بن باز فتوى (٣٤٨٦)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاوى ابن باز رحمه الله

جلد دوم - صفحہ 70

محدث فتوى